خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 139

Track 1

Time 55:57

روحانیت پھونک کا علم نہیں ہے

... بسم اللہ

... تلاوت سورة القران

معزیز خواتین محترم حضرات آ ج کی یہ پر نور منقعد سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کے وارث حضور قلندربابااولیا ء کی عرس پر منقعد کی گئی ہے الحمد اللہ تعالیٰ کی طر ف سے یہ سعادت نصیب ہو ئی اللہ تعالیٰ کے سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کی محبت اور عقیدت کا عکس ہے اور سیدناحضور علیہم الصلوٰ ة والسلا م کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فر مایاہے کی ...عربی آیت ... میرے محبوبے سے جو بندے اس قدر محبت کر تا ہے اللہ اس سے کئی زیادہ ا س بندے سے محبت کر تا ہے اولیا ء اللہ کی یہ فہرست ہے اور اسی طر ح انبیاء علیہم الصلوٰ ة والسلام کی جب نظر پڑھتی ہے تو وہاں بھی ایک لاکھ چو بیس ہزار پیغمبروں ہو تی ہے تو ایک لاکھ چو بیس ہزار پیغمبروں کے آنے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کے کائنات میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا نظام قائم کیا ہوا ہے کے اس نظام کو ہم گروہی نظام کہہ سکتے ہیں ہپیغمبروں کی اتنی بڑی تعداد ایک لاکھ چو بیس ہزار اس طر ف وضع شنا ہے کے اللہ تعالیٰ کی طر ز فکر کے سامنے ایک لاکھ چو بیس ہزار پیغمبر تشریف لا ئے ایک لاکھ چو بیس ہزار پیغمبروں کی طر زفکر طر ز تعلیم کو عام کر نے کے لئے کا ئنات میں پھیلا نے کے لئے اولیا ء اللہ کاایک لا متنا ہی سلسلہ قائم ہے ہے اور قائم رہے گا اور اسی سلسلے کی بنیاد پر لوگ تو حید آشنا رہے ہیں یہ بات بھی ہمارے سامنے ہے کے علوم سے سلسلے سے واقف دنیاوی علوم سے متعلق تو ان کے لئے یک کڑی آپ کو نظرآتی ہے فزکس ہے جغرافیہ ہے تا ریخ ہے سا ئنس ہے بے شمار علوم ہیں ہ کسی بھی حوالے آپأ دیکھیں بے شمار آیو پیتھیک ہے ،یو نانی طیبب ہے،ہو میو پیتھک ہے یعنی جس طر ف بھی آپ غورو فکر کر یں گے تو کو ئی بھی شئے آپ کو کڑی در کڑی بے شمار زنجیرو ںمیں بندھی ہو ئی نظر آئے گی۔دنیا وی علوم کے حوالے سے بھی ہم جب فکر کر تے ہیں تو یہی بات سامنے آتی ہے کے جب کو ئی بھی آدمی کو ئی علوم سیکھنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طر ف سے پہلے سے

وسائل موجو دہو تے ہیں مثلاً یہ ہے کہ آپ کو ئی بھی ڈاکٹر ی پڑھنا چا ہیں تو آپ جو ایک استاد کا سلسلہ جا ری رہتا ہے اور لا متناہی سلسلہ رہتا ہے تو اسی صورت سے جب علو م کی کوشش نہیں کر تے اور علوم کے اندرتفکر کر تے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ علوم کی دو طر زیں ایسی ہیں تو ان میں علوم شاخ در شاخ نکل کر کبھی کبھی سائنسی علوم بن جا تا ہے تو یہ علم کے جو دو رخ ہیں وہ اس طر ح ہے جو دنیا کے علو م ہیں اس کو ہم ظاہری علوم کہہ سکتے ہیں اور ایک با طنی علوم جن کو ہم با طنی علوم کہتے ہیں تو ظا ہری علوم ہون یا با طنی علوم ہوں دونوں کے تر جمے سیکھنا شا گر د کا ہو نا اساتذہ کا ہو نا ضروری ہے بڑی عجیب غمگین صورت حال یہ ہے دنیا میں کہ جب ہم دنیا وی علوم کا تذکرہ کر تے ہیں تو ہمارے ذہن میں سارا سال کا وقفہ خود بہ خود آجا تا ہے ہمارے ذہن میں یہ بات بئی آجا تی ہے کہ دنیا وی علوم سیکھنے کے لئے ہمیں اطلاح ہو نی چا ہیے ہدنیا وی علموم سیکھنے کے لئے ہم جوبھی کچھ کر تے ہیں اسکول بھی ڈھونڈتے ہیں بہترسے بہتر اساتذہ کا انتخاب بھی کر تے ہتیں لیکن جب رو حانی علو م کا تذکرہ آتا ہے توب ہمارے ذہن سے پھو نک کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا کہ بھئی کسی صاحب کے پاس بیٹھ جا ئو اور و دو پھو نک مار دے وہ آدمی جو ہے سب کچھ سیکھ جا ئے گا وہ ولی اللہ بھی ہو جا ئے گا اور نہ معلوم کیا کیا ہو جا ئے گاایک بات تو یہ بھی تجر بہ میں آئی ہے آج میں حساب لگا رہا تھا کہ رو حانی سلسلے میں اور اس رو حانی تلاش میں میں مسجدوں میں بھی گیا علماء اکرام سے بھی فیض حاصل کر نے کی کوشش کی مندروں میں بھی گیا وہ ...آواز سمجھ نہیں آرہی...اب سوال یہ ہے کہ بتیس کتنے سال ہو گئے پچاسا تو ہو ہی گئے ہوں گے تو پچا س سال کے تجر بہ میں یہ بات آئی کہ زبانی طور پر تو ہر آدمی علوم ایک قدم چلتا ہے لیکن جب اس کے سیکھنے کا مثلاً پیش ہو تا ہے یا اس کو حاصل کر نے کی صورت جب پیش آتی ہے تو وہاں اسے قوت عمل ہو جا تا ہے اور وہ کہتا ہے بس پیرو مر شد کی نظر چا ہیے بس وہ پھو نک ما ردیں گے تو سارا کام ہو جا ئے گا تو میری سمجھ میتو یہ بات نہیں آتی کہ کو ئی ایسا مر شد آج تک پیدا نہیں ہو ا جس نے یا کو ئی ایسا پیرو مر شد پیدا ہو گیا ہو کہ پھو نک ما ر دی ہو کہ آج پھو نک ما ری کل وہ وہ

PHD

ہو گیا بے اے ہو گیا ما سٹر ہو گیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں رو حانی کی قدکرامات کو سمجھتے ہیں کہ رو حانیت ایسی ہے رو حانیت ویسی ہے لیکن جب سیکھنے کا وقت آتا ہے تو آدمی کے عملی کو قوت ہے میرے کہ حضور قلندربابا اوالیا ء نے بھی اپنے مر ید پر تین پھونکیں ما ری تھیں پہلی پھونک میں یہ ہو گیا ،دو سری میں یہ ہو گیا اور تیسری میں یہ ہیو گیا تو کیا ضرورت ہے آپ کو ئی سبق پڑھیں اور رو زے رکھیں آپ کیون کنجو سی کر تے ہیں پھو نک مار دیں

بس ...تو میں نے ان کو یہ لکھا عنوان میں کہ جہاں تک پھونک کا تعلق ہے سیدنا
حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بڑا کو ئی رو حانی آدمی تو ہوا ہی نہیں ہے
رو حانیت کا یہ عالم ہے کہ چا ند کی طر ف اشا رہ کر تے ہیں تو چا ند کے دو
ٹکڑے ہو جا تے ہیں لیکن جب اسلام پھیلا نے کا عمل ثا بت ہو تا ہے تو کیسی
کیسی اذیتیں کیسی کیسی تکلفیں حضور نے بر داشت فرمائیں کبھی بھئی حضور
پاک ﷺجو چا ند کے دو ٹکڑے کر سکتے تھے ایک پھو نک اِدھرمکے کی طر ف ما رتے
ایک پھو نک اِدھر مکے کی طر ف مارتے سارے مشرکین لوگ مسلمان ہو جا تے ہ
پیغمبروں کا آپ دیکھیں حضرت موسیٰ کا کتنی اذیتیں اٹھا ئیں حضرت عیسیٰ
علیہ السلام نے ساری زندگی پھر تے رہے تو جب ہم تذکرے کر تے ہیں ان اولیا ء
اللہ کا قصہ ہیں نانا تا ج الدین کی محفل سجا ئی گئی ہیان کی زندگی کی جب
واقعات پڑھتے ہیاور ان کے پیرو مرشدکا جب ذخر ہمارے سامنے آتا ہے تو بڑے
صاحب رات کو مزار شریف میں داخل ہو تے تھے پوری رات عبا دت میں گزار
دیتے تھے اور صبح کو بیدار ہو کر پھرحضور قلندر بابااولیا ء کے بارے میں یہ بات
تصد یق شدہ ہے کہ نو سال اپنے نانا کی خدمت میں سپرد رہے اور تر بیت حاصل
کی اور میں نے ایک دفعہ پو چھا کہ حضور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑا نوازہ ہے بڑی
انعام و اکرامات ہیں آپ کے اوپر آپ نے تو بڑا یاضت کا جا ئزہ کیا ہوا تو مجھ
سے فر مایا خواجہ صاحب ریاضت اور مجا ہدے پتا نہیں کیا ہو تی ہے لیکن یہ ہے
کہ چا لیس سال نیزے کے عالم میں گزرے ہیں ا سوقت یہ نیزے کا عالم کا مطلب
یہ ہے کہ بھوک کے بعد کو ئی تکلیف ہے ء نہیں جان ہی نکل جا تی ہے آدمی کی
تو حضور قلند ر بابااولیا ئ...آوا ز خراب...تو اس وقت کسی کی توجہ ہی نہیں
تھیمیں بات مختصر کر تا ہوں تو یہی ہے کہ آپ سب لوگ یہاں بڑے زوق و شوق
سے بڑے عقیدت سے محبت سے اللہ کے محبو ب بندے رسول اللہﷺ کے عشق میں
تشریف لا ئیں ہیں تو یہ بات ذہن نشین کر کے جا ئیں کہ کو ئی بھی کام بغیر
محنت کے بغیر جدو جہد کے بغیراس حق میں کئے ہو ئے ممکن نہیں ہے اور
روحانیت کھیل نہیں ہے کہ بس صاحب ایک نگاہ درد مومن سے بدل جا تی ہیں
تقدیریں علامہ اقبال بھی عجیب شہر کہہ گے ہیں وہ اور ہی بالکل پکی مہر لگا
گئے بھئی نگا ہ پر د ہ مومن سے ہی سب کچھ ہو جا تا ہے تو بھئی پر دہ نگاہ
مومن سے یہ بھی ہو تا ہے کہ ایک اٹھا رہ انیس سال کا اپنے مر شد کے سامنے
پیش ہو ئے اٹھا رہ سال پہلے نظر پڑ گئی پیرو مرشد کی با ئیس سال خانقاء کا پا
نی بھر ا جب چا لیس سال کی عمر ہو ئی تو مرشد نے کہا میاں آپ کا نام کیا
ہے انہو ں نے کہا کہ میرا نام معین الدین ہے کیا کر تے ہو بھا ئی آ پ کا خادم
ہوں پا نی بھر تا ہوں خانقاء کا مہمان آتے ہیں ان کا خدمات کر تا ہوں بھئی
کتنے دن ہو گئے آئے ہو ئے تو بھئی اس کا مطلب یہ نہیں ہو کہ تو کہنے لگے کتنے
دن ہو گئے تو کہا حضور جوان آیا تھا بوڑھا ہو گیا ہو ں تو انہوں نے کہا بوڑھے
ہو گئے تو ہمارے پاس بیٹھو مطلب یہ ہے کہ با ئیس سال کی ریاضت کے بعد
خواجہ غریب نواز کو پیر مر شد کی صحبت میں بیٹھنے کی ایجا زت ہو ئی جب

پیرو مر شد کی صحبت حاصل ہو ئی بیٹھے بیٹھے حضرت ہا رون نے جو فر مایا کہ
دل کھول کے معین الدین کیا دیکھا تو انہوں نے کہا سر کار دو انگلیوں کے درمیان
اٹھا رہے ہزارعالمین کا مشاہدہ کر تے ہیں۔سبحان اللہ ...سوال یہ ہے کہ اٹھا رہے
ہزار عالمین کے پیچھے کیا با ئیس سال نہیں ہے یہ خالی پڑھتے ہیں کہ نظر سے
...تقدیر تو بدل گئی لیکن جس روز وہاں تشریف لے گئے خانقاء میں پیرو مر شد
نے دیکھا نظر پڑ گئی آپ نے سنا ہو گا بڑے پیر صاحب حضرت کے بارے میں ایک
چور آیا اس نے گھر میں سب کچھ ڈھو نڈا وہاں کچھ نہیںملاجب ووہ خالی ہا تھ
واپس جا نے لگا تو بڑے صاحب نے فر مایا کہ بھائی ہمیں افسوس ہے کہ تو
ہمارے گھر آئے اور خالی ہا تھ جا رہے ہو وہ بھی میزبانی کے اصول کے خلا ف
بات ہے بھائی اگر تم ٹہر جا ئو تو ہمارے پاس جو خزانے ہے ہم اسا میں سے
تمہیں کچھ دے دیں چور ٹھہر گئے تو پھر وہ آئے اور کہا کہ یہ چا لیس سال بڑے
پیر صاحب کی خدمت میں وہاں حاضر رہا اور گداز مل گیا تو کہتے یہ ہیں کہ
بڑے پیر صاحب کے یہاں چور چوری کر نے گیااور یہ ایسی صورت حال ہے ہم
لوگ بھی اس سے واقف ہیں اور ہمارے تجربے میں ہے کہ ہم جب بھی کسی
بزرگ کے پاس جا تے ہیں اور اس سے دعا کر تے ہیں کسی بھی کام کے لئے تو وہ
کہتا ہے کہ میں نے اللہ سے دعا کی اللہ تعالیٰ کا ایک نظام ہے تجویز کی جو
ڈیوٹی ہے دعا کے ساتھ ساتھ آپ تجویز کر یں تو کو شش کریں تو انشا اللہ آپ
کاکام ہو جا ئے گاا ور اللہ تعالیٰ کے فضل آپ کے اوپر عام ہو نگے وہ بندے کو
شش کر تا ہے سال دو سال تین سال چار سال پانچ سال وہ کام ہو جا تا ہے اب
یہاں ما شا اللہ میری اتنی ساری بہنیں ہیں میرین بچیا ں بیٹھی ہیں آپ خود
ہی بتا ئیں کہ جب بھی اس بزرگ کا تذکرے آئے گا آپ یہی کہیں گے میاں اس کی
دعا لگ گئی ہمیں یہ کبھی نہیں کہیں گے پانچ سال دس سال ہم نے محنت کی
ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی بھی کام کو کر نے کے لئے کسی بھی علم کو
سیکھنے کے لئے کسی نعمت کو حاصل کر نے کے لئے ضروری ہے کہ انسان جدو
جہد کرے اور وقت لگا ئے اس میں اللہ تعالیٰ یہ فر ما تے ہیں قرآن پاک میں
والذین جھا دو ...اور وہ لوگ جو خالصتاً للہ ...ہمارے لئے جدو جہد کر تے ہیں ہم
نے اپنے اوپر لا شم کر لیا کہ ہم اپنے راستوں کی ضرور ہدا یت بخشے گے ہیں
مشہودہے جہد کر و لذین جھا دو فینا ...فینا کا مطلب یہ ہے کہ پیچھے ہمارے
علاوہ ہم ہی کو ئی جدو جہد کا منشاہ ہو تا ہے تو آج کی یہ مجلس میں میں
آپ یہ عرض کرنا چا ہارہا ہوں کہ کچھ بھی سیکھنے کے لئے کچھ بھی کام کر نے
کے لئے وہ دنیا وی کام ہو محنت کر نی پڑھتی ہے آدمی کو محنت کر نی پڑتی ہے
تو آدمی کو اللہ تعالیٰ نتا ئج عطا فرما تا ہے ہآپ بیج بو تے ہیں درخت کا اس
میں پا نی دیتے ہیں لو سے گر می سے اس کی حفا ظت کر تے ہیں نتیجے اس کے
پھل کھا تے ہیں گھر میں رو زانہ ہماری بہنیں بیٹیاں رو ٹی پکا تی ہیں اس کے
پیچھے مسلسل جدو جہد ہے پہلے بازار سے آٹا لا نا اس آٹے کو صاف کر نا پھر اس
آٹے کو گو ندنا پھر آگ جلا نا پھر توے کے گرم ہو نے کا انتظار کر نا پھر رو ٹی ڈالنا

پھر روٹی کو محفوظ کر نا پھر جا کے کہیں ہما را پیٹ بھر تا ہے تو جب آدمی
بغیر محنت کے بغیر جدوجہد کے بغیر وقت لگا ئے روٹی نہیں کھا سکتا تو پا نی
کیسے پیتا ہے یہ جو

Conspat

ہے کی سب کو گداز ہو جا تا ہے تو ہو تو جا تا ہے لیکن گداز کے بعد آدمی کو
جدو جہد اور کو شش کر نی پڑھتی ہے نانا تا اج الدین کے بارے میں حضور قلندر
بابااولیا ء فر ما یا کر تے تھے کہ جیسے آدمی پر جو ساڑھے تین ہزار سال کے بعد
بیعت ہو ئے اور جب محنت ہو ئی تو اللہ تعالیٰ کا فضل و انعام عام ہو ا سیدنا
حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کی نسبت سے رو ح کے لطا ئف ہو گئے تو ایسی
ایسی باتیں منہ میں آئیںکہ جن کی کسی بھی طر ح توہین نہیں حضور قلندر
بابااولیا ء مجھ سے فر مایا کہ ایک دفعہ میں بیٹھا ہو اتھا نانا کی جھونپڑی کے
پاس وہ با ہر بیٹھے ہو ئے تھے تو دو خواتین آئیںایک کی گود میں بچہ تھا ایک خالی
گود تھی تو جس خاتون کی گود میںبچہ نہیں تھا وہ رو نے لگی اور پیروںمیں سر
رکھ کر بہت رو ئی رو ئی وہ گھبرا گئے کیا ہو ا کیا بھئی تو وہ پو چھتے رہے
ہوا کیا بتا ئو تو صیحح تو اس نے کہا سر کار ہم دو سہیلیاں ہیں ایک ہی محلے
میں رہتی ہیں ہم دونو ں کی اولاد نہیں تھی ہم دونو ں آپ کی خدمت میں حا
ضر ہو ئی آپ نے ایک سنترہ مجھے دیا اور ایک سنترہ اسے دیا اور یہ فر مایا آجا
ئے گی تو اس نے تو کھا لیا سنتر ہ اس کو تو اللہ نے بیٹا بھی دیا تو کہنے لگے تو یہ
تو کچھ بھی نہیں ہوا تو کہنے لگی میں اپنے نصیب کو رو رہی ہو ں توانہو ںنے پو
چھا کہ جو تجھے سنترہ دیا تھا وہ کیا ہواتو کہا صاحب میں تو یہی جھو نپڑی کے
نیچے دبا گئی تھی تو دبانے کا مطلب میں نے سمجھادنا دو میں تو چھو نپڑی کے
نیچے دبا گئی تھی تو انہوںنے کہا جلدی جا جلدی جا پیچھے دیکھ تو وہ دیکھا تو چھو
نپڑی کے بچے بچہ پڑا ہوا تو یہ حضور قلندربابااولیا ء کا تشنید واقعہ ہو اہایک
اور انہوںنے بڑی عجیب بات سنا ئی کہ جب وہ جا رہے تھے تو ایک ہجوم پیچھے
ہو تا تھا چلتے چلتے وہ اسا طر ف گئے تو وہ ہجوم بھی اس اسٹیشن کی طرف
چلا گیاپلٹ فا رم پر ریل کھڑی تھی اس میں جا کر بیٹھ گئے تو وہ سارے کے سارے
لوگ اس میں بیٹھ گئے تیس پنتیس آد می ہو نگے ریل چل پڑی تو حضور فر ماتے
ہیں میں بھی ان کے برابر میں بیٹھا ہوا تھاتو ٹکٹ چکر آیا اس نے کہا ٹکٹ اب
مجھ سے پو چھا تو میں نے حضور کی طر ف اشارہ کر دیاکسی اورسے پو چھا
ٹکٹ یعنی جتنے بھی لوگوں سے اس نے ٹکٹ چکر نے پو چھا ٹکٹ ان سب نے
حضرت بابا تاج الدین ناگپوری کی طر ف اشارہ کیا تو وہ عاجری سے ان کے پاس
آگیا اب وہ جو تا وتا اتو پہنتے نہیںتھے ننگے سر رہتے تھے ننگے پیر تو آکے اس نے
کہا ٹکٹ تو انہو ں نے کہا بھئی ہم تو سر کاری آدمی ہیں بابا تاج الدین نا گپو
ری نے فر مایا کہ ہم تو سر کا ری آدمی ہیں تو انہوں نے کہا کہ بھئی سر کا
ری آدمی ہو تو پاس دیکھا ئو تو انہوںنے کہا پاس نہیں ہے تو اس ٹکٹ کونٹر کو

غصہ آگیا تو انہوں نے بڑی آہستہ سے کہاپو لیس دو چار بندوں نے سنا ہو گا تو
وہ گا لیاں بکتا ہوا چلا گیا کہ اس کے باپ کی ہے تو حضور قلندر بابااولیا ء فر
ماتے ہیں کہ جب اسٹیشن پر جا کر گاڑی رو کیتو گا ڑی جہاں رو کی اور گا ڑی
کا ڈبہ کا دروازہ تھاوہاں پو لیس ہتھکڑی لئے کھڑی تھی اب آکر ہتھکڑہ با ندھی
اب اس نے کہا کی میرا کو ئی تو اس نے کہا ہیڈ آفس سے با ئی ٹیلی گرام آیا ہے
جس کو جہا ں بھی ملین جہاں بھی ہوہتھکڑی ڈال کرہوالات میں بند کردو بعد
میں دیکھیں گے تصرف کا یہ عالم تھا پھر وہ حیات خان زندہ ہو گئے تو ہم جیسے
لوگ جب ایسی شخصیات کے دن منا تے ہیں بلا شبہ اس میں بڑی سعادت ہے
بڑی اسا عقیدت میں بھی تذکرہ ہے اللہ کے بندوں کا تذکرہ کر نے سے اللہ بھی
خوش ہو تا ہے اللہ کے رسول اللہﷺ کی خوشنودی بھی حاصل ہو تی ہے لیکن
اس عقیدت کے ساتھ ساتھ ہمارے اندر یہ بندے کے علوم کیا تذکرہ کر تے رہے اور
نہ کھا ئیں رو ٹی تو بھوک کا تقاضہ اتنا زیادہ بڑھ جا ئے گا کہ ہو سکتا ہے کہ آپ
کا ذہن اسقابل ہی نہ رہے کہ آپ پھر رو ٹی بھی کھا سکیں یا نہ کھا سکیں تو
بالکل یہی تقریباً صورت ہے کہ ہم اولیا ء اللہ کے تذکرہ بہت کر تے ہیں انعا م
و اکرامات بہت بیان کر تے ہیں تعریفیں بہییت کر تے ہیں لیکن اس طر ف ہمارا
ذہن ضرور جانا چاہیے اللہ تعالیٰ نے اس بندے کو کس علم کی بدو لت سے
فضلیت عطا فر مائی ہے یہ بات ہمارے ذہن میں نکل جا تی ہے یہی صورت
حال ولی اللہ کے ساتھ جب ہوا تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی یہی ہو گیا ہر
آدمی حضور پاکﷺ پر سلام بھیجتا ہے دورد بھیجتا ہے بلا شبہ بہت بڑی سعادت
اتنی بڑی سعادت انا اللہ ...اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے فر شتے
نبی کر یم الصلوٰۃ والسلام پر دورد بھیجتے ہیں اے مسلمانوں تم بھی رسول اللہ ﷺ
پر دورد اور سلام پڑھو فضلیت اپنی جگہ ہے لیکن ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی
زندگی کا مقصد ہے جو انہوں نے تبلیغ اسلام میں اذیتیں بر داشت کر کے اپنی
امت کے سامنے مثالت پیش کیںہوہ بھی ضروری ہے کہ ہم اس کو بھی حاصل
کر یں اس کو بھی سیکھیں ہر آدمی رسول اللہ ﷺ کا میلاد کر تا رہے سلام پڑھتا
رہے دورد بھیجتا رہے لیکن اپنے اخلاق کو نہ سنوارے اخلاق حسنہ اس کے اندر
منتقل نہ ہو جھوٹ بولے غیبت کر ے لوگوں کی دل آزاری کرے نماز کی پا بندی نہ
تو یہ کیسا تذکرہ ہے سعادت بات دیکھی ہے ہم نے لیکن سعادت کے ساتھ   کرے
ساتھ کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم رسول اللہﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کریں
سیکھیں قرآن کیا کہتا ہےقرآن پڑھتے چلے جا ئیں ہےرآدمی کو آٹھ سورتیں تو یاد
ہو تی ہی ہو تی ہیں نماز کے لئے لیکن صاحب میرا خیال ہیبہت ہی کم لوگ
ایسے ہونگے جنہیں آٹھ سو رتوں کا تر جمہ یاد ہو گا بہاتر یا ستر بار آدمی
الحمد شریف پڑھتا ہے اس لیکن پڑھتا ہے اور سلام پھیر لیتا ہے اس کو پتا ہی
نہیں اس نے کیا چیز پڑھی جب کہ وہ انگریزی پڑھتا ہے تو ایک ایک حرف کا تر
جمہ پو ری پو ری ڈشنریاں یاد ہو تی ہیکیا یہ قرآن کے ساتھ اللہ کی کتاب کے
ساتھ انصاف ہے جب آپ قر آن پاک کا ترجمہ یا د االلہ تعالیٰ ارشاد فر ماتا ہے

کہ آپ کا نماز میں دل نہیں لگے گا اب ہر آدمی شکا یت کر ے گا کہ ہر کام میں
دل لگتا ہے بسن لگتا نہیں ہے تو نماز میں نہیں لگتا بس نیت باندھ لی بس
وسوسے شروع اب ہمارے جو مقرر نہیں ہے اب جو تے اٹھا نے والے لوگ جو ہیں
ان کی ایک مجبوری یہ بھی ہے جب اس قسم کی بات کر تے تو فو راً فتوی رکھا
اور کہتے ہیں یہ تو نماز ہی نہیں پڑھ سکتانماز ضرور پڑھو لیکن نماز کی جو
حکمت ہے نماز کی جوا ہمیت ہے وہ اس وقت پو ری ہو گی جب آپ نما ز میں
پڑھنے والی صورتوں کا تر جمہ یاد کر یں گے اب یہ کہنا کہ صاحب قرآن شریف
تو بڑا مشکل ہے اس کا تر جمہ کیسے یاد کر یں بھئی کیسے مشکل ہے انگلش
آپ سیکھ لیتے ہیں اردو آپ سیکھ لیتے ہیں چار سورتو ں کا تر جمہ کیسے نہیں
یاد ہو گا بھئی تو ضروری ہے آپ کو عمل کر رہے ہیں اب ہماری بہنیں یہاں
بیٹھی ہیں کھا نا بناتی ہیں اب انہیں اس بات کا علم ہے کہ دھنیے کتنا ڈالے گا
ہلدی کتنی ڈالی جا ئے گا ایک توازن ہے ان کے ذہن میں ایک تصویر ہے ان کے
ذہن میں اگر وہ ترکیب ان کے ذہن سے نکل جا ئے گی تو سالن کبھی اچھا نہیں
بنے گا سالن کڑوا ہو جا یئے گا نمک زیادہ ڈال دیا تو کھا نے کا ذائقہ ہی نہیں رہے
گا نمک بالکل ہی نہ ڈالیں کھا نا بالکل پھکا ہو جا ئے گاتو جب کھا نا بغیر تر کیب
کے توازن کے اور طغیر سمجھ کے صیحح نہیں پک سکتا تو نماز میں اگر آپ جو
کچھ پڑھتے ہیں آپ اس کو تر جمہ یاد نہیں ہو گا تو آپ کا ذہن کیسے لگے گا ۔
کہ جوکا م کر یں پہلے اس کی اہمیت کو سمجھیاس کی حکمت پر غور کر یں
اس کو سمجھ کر کام کر یں اس کی گہرا ئی میں جا کرغوروفکر کر یں جب اللہ
تعالیٰ فر ماتے ہیں تفکرون...تعلمون ...تقلون...یعلمون یا اولی لالباب ...فبا الیٰ
تکذ...سارا قرآن اس بات کی دعوت دیتا ہے قر آن کے اندر تفکر پید اہو انسان کے
اندر گہرا ئی پید اہو انسان کی سو چ میں گہرا ئی پیدا ہو جو جو کچھ بندے کر
رہا ہے اس کے لئے علم ہو نا چا ہیے اب دیکھئے آپ کہتے ہیں اللہ واکبر ...اللہ و
اکبر آپ نے ہا تھ با ندھ لئے نماز کے لئے اللہ و اکبر کا مطلب کیا ہے کہ اللہ سب
سے بڑا یہ وہ تعلیمات ہیں کہ جو ہمیں منتقل ہو ئی اللہ و اکبر اللہ سب سے
بڑا ہے انصاف فر ما ئیں جب آپ نے یہ بات کہہ دی کہ اللہ سب سے بڑا ہے اور
اس کہنے کے بعد اللہ سب سے بڑا ہے تو اب کو ئی اور خیال آجا ئیے تو وہ چیز
جو خیال میں آئی وہ بڑی یا اللہ بڑا ہے جی... اللہ بڑا ہے ...تو اللہ کیسے بڑا ہے
جب خیال کیسی کو آگیا تو بھئی آپ نے اللہ کو بڑا کہا اور اب خیال آگیاآپ کے
بچے کا تو اسکول میں پتا نہیں اس کو پا نی ملا ہو گا یا نہیں اب بتا ئیے وہ بچے
بڑا ہو ا یا نہ بڑا ہو ا...تو اب اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں
چو نکہ اس کا جو معنی ہیں اس کا جو مفہوم ہے وہ آپ کے ذہن میں نہیں ہے
اس میں کو ئی آدمی دانستان اس لئے نہ دانستاں طور پرتوغلطی ہو جا تی ہے
یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ سے بڑا بھی کو ئی ہے لیکن نہ دانستاں اس لئے وہ
کہہ رہا ہے کہ اس نے کبھی غور ہی نہیں کیا اللہ و اکبر پر آپ ہاتھ با ند لیتے
ہیں ہا تھ با ندھنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم ایسی ہستی کے سامنے کو ئی

ہستی یعنی ہم نے اپنے آپ کو نظر انداز کر دیا اپنی نفی کر دی اپنے 'آپ کو
سلنڈر کر دیا اللہ و اکبر بھئی اللہ بڑا ہے ہا تھ باندے غلام تو اللہ و اکبر کہہ کر
خود کو ہاتھ با ندھا غلام قرار دے دیا یہی ہو نا نا کچھ اور ہو اتو غلا می کا اپنا
ذکر ہے اور خیال کا اپنا تو ا سکامطلب یہ ہوا کہ آپ جو کچھ کرر رہے ہیں وہ
صرف ہاولیا ء اللہ کی جو تعلیما ت ہیں ،اولیا ء اللہ کی جو طرزفکر ہیں ،اولیا ء
اللہ کی جو تعلیما ت ہیں اس میںمنا فقت نہیں ہے ہبس جو کچھ وہ کہتے ہیں
وہ ہے وہ کیوں ہے وہ اس لئے ہے کہ انہو ں نے وہ علوم سیکھ لئے ہیجن علوم
کی بنیاد پر جب کو ئی بندہ ہاتھ ک تا ہے تو خود بخود ہاتھ اٹھتا ہیاور جب کسی
اور ولی سے کہیں تو وہ کہتا ہے تو اب اس کے سامنے دنیا کی ہر چیز چھپ جا
تی ہے پھر وہ کہتا ہے الحمد اللہ ...سب تعریفیں اللہ کیے لئے ہیں جو عالمین کا
رب ہے ...جب وہ الحمد اللہ ...پڑھتا ہے چو نکہ و ہ علوم سیکھتا ہے پر یکٹس
ہے تو اس کی نظر کھلتی ہے وہ یہ دیکھتا ہے کہ ہماری اس دنیسا کی طرح
لاکھوں کروڑوں دنیا ئیں ہیں لا کھوں کروڑوں عالمین ہیں اور ااس کا رب ہے اور
جب وہ عالمین کا مشا ہدہ کر ے گا اور تو خیال کہاںص ے آتا ہے تو خیال آنے کا
مطلب یہی ہے کہ ہم جمع خر چ کر رہے ہیجسم ہمارا شامل نہیں کر تا اللہ
تعالیٰ فر ماتا ہے قلو ...یہ کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ فر ما تے ولما
...ان کے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوااس کا امطلب ہے مسلمان ہو نا الگ
بات ہے دل ایمان داخل ہو نا یہ الگ بات ہے تو دل میں ایمان داخل ہو گا جب
آپ کے اندر یقین ہو گا یقین کے بغیر ایمان داخل نہیں ہو گا اب آپ یہ بتا ئیں
آدمی جب گناہ کر تا ہے تو اس کی کوشش یہ ہو تی ہے کہ اس کو ئی نہ دیکھے
دروازہ بن کر لے گا ایہ کر لے گا وہ کر لے گا لیکن اپنے آپ کو دھو کا ہی دیتا ہے
لیکن اس کی کوشش یہ ہو تی ہے کہ گناہ آگے جب ہو تاہے جب اس کو یقین
ہو تا ہے مجھے کو ئی دیکھ نہیں رہا یہی صورت ہے نہ زبان سے یہ کہتے ہیں
کہ اللہ دیکھ رہا ہے کہ جب اللہ دیکھ رہا ہے تو آپ گناہ کیسے کر رہے ہیتو
اس کا مطلب ہے ز بان سے تو ہم کہہ رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے لیکن کبھی
ہمارے یقین میں یہ بات نہیں ہے کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے ہحضو ر قلندر
بابااولیا ء نے ایک واقعہ سنا یا ایک پیر صاحب تھے ایک صاحب تھے ایک مرید سے
بہت پیار کر تے تھے دو سرے سے ذراہ کم محبت تھی لیکن جس سے وہ کم محبت
کر تے تھے اس کو یہ شکا یت تھی کہ خدمت تو میں کر تا ہوں اور محبت اس سے
کر تے ہیں وہ اکثر کہتے بھی دے دیتا تھا کہ سر کا ر ایک دن انہوں نے سو چا کہ
بھئی اس کو ذراہ سمجھا دیں انہو ں نے ایک مر غا منگوایا اور جس کو شکوہ تھا
پیرومرشد سے اس کو دیا ور کہا کہ اس کو لیجا اور ایسی جگہ ذبح کر کہ لے آئو
تو وہ گیا اور جہاں کو ئی نہیں اِدھراُدھرکو نے میں دیکھا اور جلدی سے ذبح کر
کے لے آیا اور لا کے دے دیااب انہو ںنے کہا اس کو بھی بلا ائو وہ کہا ںہے تو وہ اس
کی ڈندیاں پڑی تو وہ دو سرے مرید صاحب کے یہاں گئیاس کو بھی مر غادیا کہ
بھئی یہ مر غا لیجا ئو اس کو ذبح کر کے لے آئو لیکن خیال رکھنا کو ئی دیکھئے

نہیں وہ جناب صبح کا گیا گیا شام ہو گئی رات ہو گئی بندہ واپس نہیں آیا اس
مرید نے کہا کہ مر غا ذبح کر کے لے آئے صاحب دو منٹ کا کام تھا پتا نہیں کہا ہو
گا تو انہو ںنے کہا آنے تو دو اسے بھئی کیا ہو ا اگلے دن صبح کو وہ صاحب آئے اور
بغل میں مر غا موجود تھا تو پیر صاحب نے کہا بڑے عجیب آدمی ہو سارا دن کا ٹ
دیا اور ساری رات لگا دی اتنا سا کام تھا وہ نہیں کر کے لا ئے تو اس نے ہا تھ جوڑ
کر کہا سر کا ر آپ نے فر مایا تھا ایسی جگہ ذبح کر نا جہاں کو ئی نہ دیکھتا ہو
تو کہنے لگے تجھے کو ئی ایسی جگہ نہیں ملی تو کہنے لگے حضور گلے پر رکھی تو
میں نے یہ دیکھا کہ اللہ دیکھ رہا ہے تو آپ نے یہ فر مایا جہاں کو ئی نہ دیکھے
وہاں ذبح کر نا تو مجھے تو اسی جگہ نظر نہیں آئی تو اس لیے میں مر غا واپس
یہ حال ہے اور مر غا جلدی سے ذبح کر کے لے آئیں اولیا ء اللہ کی تعلیمات میں
ایک انسان کے اندر یقین بھی کامل اس وقت ہو تا ہے جب وہ مشاہدہ ہماری
صورت یہ ہے ہم مسلمان ہیں الحمد اللہ مسلمانوں کی یہ بڑی سعادت ہے
رسول اللہﷺ کی امت ہے یہ بھی بہت بڑی سعادت ہے بہت بڑا شرف ہے تو
ہمارا آدھا کام تو ہو گیا ہے آدھا کام یہ باقی ہے کہ ہمارے اندر یقین ہو گیا ہے
او ریقین کی صورت یہ ہے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں اس کے بارے میں یہ سو
چیں کہ ہم صحیح کر رہے ہیں یا ہم غلط کر رہے ہیں جب یہ سوچ اور یہ تفکر
ہمارے اندر پیدا ہو جائے گا انشا اللہ ہم ایمان کی دولت سے بھی مالا مال ہو جا
ئیں گے اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی اور ناصر ہو اور اولیا ء اللہ کے نقش وقدم
پر چلنے کی تو فیق عطا فر ما ئے رسول اللہﷺ کی طرز فکر عطا فرما ئے اللہ
تعالیٰ ہمیں جس طر ح دنیا وی علوم سیکھنے میں جدوجہد اور کو شش کر تے
ہیں روحانی علوم سیکھنے میں بھی ہمیں جدوجہد اور کوشش کر نے کی تو فیق
عطا فر ما ئے آمین ثم آمین

★★★★★★★.